احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 14 جون 2012ء 23رجب 1433 ہجری 14/احسان 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 138

رضا سے بھر دے گا

حضرت مجاہد بیان کرتے ہیں کہ قیامت والے دن قرآن کریم اپنے محبت کرنے والے کی شفاعت کرتے ہوئے کہے گا: اے میرے رب! تو نے مجھے اس کے سینے میں محفوظ کیا اور میں نے اس کو رات رات بھر جگایا اور اس کو بہت سی دنیوی لذتوں سے روکے رکھا۔ ہر عامل کو اس کے عمل کا بدلہ ملتا ہے لہٰذا اس کو بھی اس کے عمل کا بدلہ عطا فرما۔ اس پر صاحب قرآن سے کہا جائے گا کہ اپنا ہاتھ پھیلاؤ، وہ پھیلائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رضا اور خوشنودی سے بھر دے گا اور پھر اس پر کبھی بھی ناراض نہ ہوگا۔

(مصنف ابن ابی شیبة کتاب فضائل القرآن، باب من قال یشفع القرآن لاصحابه یوم القیامة)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

قرآن حکیم ہے یعنی حکمت سے بھرا ہوا ہے۔ راہ راست کی تمام منازل طے کرا دیتا ہے اور ذکر للعالمین ہے یعنی ہر ایک قسم کی فطرت کو اس کے کمالات مطلوبہ یاد دلاتا ہے اور ہر یک رتبہ کا آدمی اس سے فائدہ اٹھاتا ہے جیسے ایک عامی ویسا ہی ایک فلسفی۔ یہ اس شخص کے لئے اترا ہے جو انسانی استقامت کو اپنے اندر حاصل کرنا چاہتا ہے یعنی انسانی درخت کی جس قدر شاخیں ہیں یہ کلام ان سب شاخوں کا پرورش کرنے والا اور حد اعتدال پر لانے والا ہے اور انسانی قویٰ کے ہر یک پہلو پر اپنی تربیت کا اثر ڈالتا ہے۔ کوئی صداقت اس سے باہر نہیں۔ اس کی تعلیمیں بصیرت بخشتی ہیں اور ایمان لانے والوں کو وہ راہ دکھاتی ہیں جس سے ایمان قوی ہوتا ہے اور رحمانیت اور رحیمیت الٰہی ان کے شامل حال ہو جاتی ہے۔ جس سے وہ ایمان سے عرفان کے درجہ تک پہنچتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں مواقع النجوم کی قسم کھاتا ہوں اور یہ بڑی قسم ہے اگر تمہیں علم ہو۔ اور قسم اس بات پر ہے کہ یہ قرآن عظیم الشان کتاب ہے اور اس کی تعلیمات سنت اللہ کے مخالف نہیں۔ بلکہ اس کی تمام تعلیمات کتاب مکنون یعنی صحیفہ فطرت میں لکھی ہوئی ہیں اور اس کے دقائق کو وہی لوگ معلوم کرتے ہیں جو پاک کئے گئے ہیں (اس جگہ اللہ جلشانہ نے مواقع النجوم کی قسم کھا کر اس طرف اشارہ کیا کہ جیسے ستارے نہایت بلندی کی وجہ سے نقطوں کی طرح نظر آتے ہیں مگر وہ اصل میں نقطوں کی طرح نہیں بلکہ بہت بڑے ہیں ایسا ہی قرآن کریم اپنی نہایت بلندی اور علوشان کی وجہ سے کم نظروں کے آنکھوں سے مخفی ہے اور جن کی غبار دور ہو جاوے وہ ان کو دیکھتے ہیں اور اس آیت میں اللہ جلشانہ، نے قرآن کریم کے دقائق عالیہ کی طرف بھی اشارہ فرمایا ہے جو خدا تعالیٰ کے خاص بندوں سے مخصوص ہیں جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے پاک کرتا ہے اور یہ اعتراض نہیں ہوسکتا کہ اگر علم قرآن مخصوص بندوں سے خاص کیا گیا ہے تو دوسروں سے نافرمانی کی حالت میں کیونکر مواخذہ ہوگا کیونکہ قرآن کریم کی وہ تعلیم جو مدار ایمان ہے وہ عام فہم ہے جس کو ایک کافر بھی سمجھ سکتا ہے اور ایسی نہیں ہے کہ کسی پڑھنے والے سے مخفی رہ سکے اور اگر وہ عام فہم نہ ہوتی تو کارخانہ تبلیغ ناقص رہ جاتا۔ مگر حقائق معارف چونکہ مدار ایمان نہیں صرف زیادت عرفان کے موجب ہیں اس لئے صرف خواص کو اس کوچہ میں راہ دیا کیونکہ وہ دراصل مواہب اور روحانی نعمتیں ہیں جو ایمان کے بعد کامل الایمان لوگوں کو ملا کرتی ہیں۔)

(کرامات الصادقین، روحانی خزائن جلد7ص 52)

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفة المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ مریم شادی فنڈ ہے۔

مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

”اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا۔“ (الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تاکہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہوسکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ (ناظر اعلیٰ)

ضرورت اساتذہ

(نصرت جہاں گرلز کالج ربوہ)

نظارت تعلیم کے زیر اہتمام نصرت جہاں گرلز کالج ربوہ میں B.A, BSc اور B.Com کو پڑھانے کیلئے خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے۔ ایسی خواتین جنہوں نے M.A, M.Sc, M.Com, MPhil, Ph.D تک تعلیم مکمل کی ہو درخواست دے سکتی ہیں۔ درخواست دینے کیلئے ایک سادہ کاغذ پر ناظر صاحب تعلیم کے نام درخواست، اپنی تمام تعلیمی اسناد اور شناختی کارڈ کی نقول اور نظارت تعلیم کے شائع شدہ ملازمت کے فارم پر صدر/ امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ جمع کروائیں۔ درخواست فارم نظارت تعلیم ربوہ سے یا ای میل info@nazarattaleem.org کے ذریعہ لئے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے نظارت تعلیم 047-6212473 پر رابطہ کریں۔ (نظارت تعلیم)

مشعل راہ

صفائی کواختیار کرنے سے صحت وتندرستی ملتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 23/اپریل 2004ء میں فرماتے ہیں۔

کھانا کھانے سے پہلے بھی ہاتھ دھونے کا حکم آتا ہے۔آپؐ کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھوتے تھے اور کلّی کرتے تھے بلکہ ہر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد کلّی کرتے اور آپؐ پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد بغیر کلی کئے نماز پڑھنے کو ناپسند فرماتے تھے۔ (بخاری کتاب الاطعمه)

کھانا کھا کر کلی بھی کرنی چاہئے اور ہاتھ بھی دھونے چاہئیں۔اور اس سے پہلے بھی تا کہ ہاتھ صاف ہو جائیں۔اور بعد میں اس لئے کہ سالن کی بُو منہ اور ہاتھوں سے نکل جائے۔آج کل تو مسالے بھی ایسے ڈالے جاتے ہیں کہ کھاتے ہوئے شاید اچھے لگتے ہوں لیکن اگر اچھی طرح ہاتھ منہ نہ دھویا ہو تو بعد میں دوسروں کے لئے کافی تکلیف دہ ہوتے ہیں۔پھر آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ ہاتھ دھو کر دائیں ہاتھ سے کھانا کھانا چاہئے۔

(بخاری ـ کتاب الاطعمه باب التسمية على الطعام و الاکل باليمين)

دوسری جگہ فرمایا گند وغیرہ کی صفائی کے لئے بایاں ہاتھ استعمال کرو۔لیکن آج کل یہاں یورپ میں کیونکہ لوگوں کو احساس نہیں ہے دائیں اور بائیں کا،اکثر دیکھا ہے گورے انگریز،عیسائی بائیں ہاتھ سے ہی کھا رہے ہوتے ہیں۔کبھی سڑک پہ جاتے ہوئے نظر پڑ جائے تو ہاتھ میں برگر ہوتا ہے ہمیشہ دیکھیں گے بائیں ہاتھ سے کھا رہے ہوں گے۔چپس کا لفافہ دائیں ہاتھ میں ہوگا اور بایاں ہاتھ استعمال ہو رہا ہوگا۔ بعض لوگ اس کی تقلید کرتے ہیں،اس سے بچنا چاہئے۔کھانا بہرحال دائیں ہاتھ سے کھانا چاہئے۔

پھر ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس باتیں فطرت انسانی میں داخل ہیں۔مونچھیں تراشنا،داڑھی رکھنا (خاص مردوں کے لئے ہے)، مسواک کرنا،پانی سے ناک صاف کرنا،ناخن کٹوانا،انگلیوں کے پورے صاف رکھنا،بغلوں کے بال لینا، زیر ناف بال لینا،استنجاء کرنا،طہارت کرنا۔راوی کہتا ہے کہ میں دسویں بات بھول گیا ہوں شاید وہ کھانے کے بعد کلی کرنا ہے۔ (مسلم۔ کتاب الطهارة باب خصال الفطرة)

یہ تمام باتیں ایسی ہیں جو صفائی کے ساتھ ساتھ حفظان صحت کے اصولوں کے لئے بھی ضروری ہیں۔ اب پانی سے ناک صاف کرنے کا جو حکم ہے یہ وضو کرتے وقت دن میں پانچ دفعہ ہے اور اگر ناک میں پانی چڑھا کر صاف کیا جائے تو کافی حد تک نزلے وغیرہ سے بھی بچا جا سکتا ہے۔مجھے کسی نے بتایا کہ جرمنی میں کسی کو نزلہ ہو گیا اور ڈاکٹر کے پاس گئے تو اس نے کہا کہ تم لوگ جو مسلمان ہو،پانچ وقت وضو کرتے ہو تو ناک میں پانی چڑھاتے ہو،تم اگر اس طرح کرو تو کافی حد تک نزلے سے بچ سکتے ہو۔یہ اس ڈاکٹر کی اپنی سوچ یا تحقیق تھی یا اس پر کوئی اور تحقیق ہو رہی ہے یا ہوئی ہے لیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو بہرحال اس میں حقیقت ہے۔اس کا کوئی فائدہ ہوتا ہے۔ہر ایک کے لئے ناک میں پانی چڑھانا مشکل ہوگا کیونکہ ناک میں زور سے پانی چڑھانا ہوتا ہے۔بعض دفعہ ذرا سی تکلیف بھی ہوتی ہے لیکن میں نے تجربہ کر کے دیکھا ہے کہ اگر ناک میں پانی ٹھیک طرح چڑھایا جائے اور صاف کیا جائے تو نزلے میں کافی فرق پڑتا ہے۔پھر ناخن کٹوانا ہے،اس میں ہزار قسم کے گند پھنس جاتے ہیں لیکن آج کل بعض مردوں میں لیکن عورتوں میں تو اکثریت میں یہ فیشن ہو گیا ہے کہ لمبے لمبے ناخن رکھو اور ان کو کوئی گندگی کا احساس بھی نہیں ہوتا۔بہرحال یہ سب پر واضح ہو جانا چاہئے کہ ناخن کٹوانے کا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے اور لمبے ناخن رکھنے کا نقصان ہی ہے فائدہ کوئی نہیں۔

(روزنامہ الفضل 20 جولائی 2004ء)

تعارف

خاندان سیکھواں اور میری آپ بیتی

مصنفہ :امۃ المنان قمر صاحبہ
ناشر: ڈاکٹر میر مقبول احمد صاحب ایم ڈی امریکہ
صفحات: 208

سیدنا حضرت مسیح موعود سے وفاداری اور اطاعت کے اعلیٰ معیار پر قائم خاندان سیکھواں کا تعارف اور نامساعد حالات میں اپنے بچوں کی تربیت اور اعلیٰ تعلیم پر مشتمل آپ بیتی لکھ کر مکرمہ امۃ المنان قمر صاحبہ سابق ہیڈ مسٹریس فضل عمر گرلز ہائی سکول ربوہ اہلیہ مکرم میر غلام احمد نسیم صاحب مربی سلسلہ نے نہ صرف اپنے خاندان پر احسان کیا ہے بلکہ جماعتی لٹریچر میں بھی اہم اضافہ کیا ہے۔مصنفہ کی امی سارہ بیگم صاحبہ کے دادا میاں محمد صدیق صاحب اپنے چند دوستوں کے ساتھ وادیٔ کشمیر سے پھلوں کی تجارت کی غرض سے پنجاب آئے۔ذرائع آمد و رفت کی دقت کی وجہ سے اور کشمیر میں ڈوگرہ راج کی مسلمانوں پر سختیوں کی وجہ سے اپنے وطن واپس نہ جا سکے اور قادیان کے قریب 4 میل کے فاصلے پر سیکھواں گاؤں میں ہی رہائش پذیر ہو گئے۔اس طرح اس خاندان کو حضرت مسیح موعود سے ابتدائی زمانہ میں ہی فیضیاب ہونے کا موقع ملا۔

میاں محمد صدیق صاحب کے تین بیٹے میاں جمال الدین صاحب،میاں امام الدین صاحب اور میاں خیر الدین صاحب تھے۔یہ تینوں بھائی بعد میں سیکھوانی برادران کے نام سے مشہور ہوئے۔سیکھوانی برادران کو دعویٰ ماموریت سے قبل ہی 1880ء سے حضرت مسیح موعود سے ذاتی روابط اور دلی عقیدت کا شرف حاصل تھا۔تینوں بھائیوں نے ایک ہی دن 23 نومبر 1889ء کو اجتماعی بیعت کی رجسٹر بیعت میں آپ بھائیوں کے نام 149 سے 151 نمبر پر درج ہیں۔ان تینوں بھائیوں کے نام حضرت مسیح موعود نے اپنے قلم مبارک سے 313 رفقاء کی فہرست میں 30-31-32 نمبر پر ضمیمہ انجام آتھم میں درج فرمائے۔منارۃ المسیح پر بھی تینوں بھائیوں اور ان کے والد صاحب کا نام درج ہے۔ اشتہار یکم جولائی 1900ء میں حضرت اقدس نے چندہ دہندگان کے جن رفقاء کے نام درج کیے اس میں 84 نمبر کے تحت محمد صدیق مع پسران درج ہے آسمانی فیصلہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 26-27 پر پہلے جلسہ سالانہ میں شریک ہونے والوں کی فہرست درج ہے۔اس میں ان بھائیوں کے نام ہیں۔الغرض یہ خاندان حضرت مسیح موعود کے ابتدائی مخلصین اور عشاق میں شامل تھا۔قادیان سے قرب کی وجہ سے ہمہ وقت ان کو حضرت اقدس کے ساتھ رہنے اور ہر تاریخی کارروائی میں حصہ لینے کا شرف حاصل ہوا۔ اخلاص و وفا اور محبت مسیح موعود کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے۔

اس خاندان کے اخلاص و وفا کا تذکرہ کتب حضرت مسیح موعود میں موجود ہے،ان بزرگوں کی بیان کردہ روایات سلسلہ کی تاریخ اور سیرت حضرت مسیح موعود کا اہم حصہ ہیں۔زیر نظر کتاب کے پھیلاؤ کو گیارہ ابواب میں سمونے کی کوشش کی گئی ہے۔یہ کتاب دینی،تربیتی دعوت الی اللہ،حضرت مسیح موعود اور خلفاء سلسلہ سے عشق ومحبت کی داستانوں سے بھری پڑی ہے۔معلومات کا خزانہ اور حسن ترتیب کا مرقع ہے۔پہلا باب خاندان سیکھواں کے بزرگان کے تعارف اور بیان کردہ روایات پر مشتمل ہے۔اور پھر دوسرے باب سے آخر تک مصنفہ کے حالات زندگی،اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کی بارش اور نامساعد حالات کے باوجود اولاد کی تعلیم و تربیت اور کامیابیوں کا تذکرہ ہے ان کی آپ بیتی پر مشتمل ان ابواب میں میرے والدین اور بہن بھائی،قادیان سے ربوہ تک کا سفر، بچوں کی تعلیم و تربیت ،نصرت گرلز سکول کا قومی تحویل میں لیا جانا،سفر برطانیہ،گیمبیا اور قادیان،ربوہ میں اپنے گھر کی تعمیر،ادائیگی عمرہ کی سعادت،دنیا کی سیاحت،میری شادی اور اولاد اور چند بزرگان کا ذکر خیر شامل ہیں۔ایک کامیاب اور دینی تعلیم و تربیت سے بھرپور اس خاندان کی سرگذشت ہر احمدی خاندان کے لیے نمونہ اور قابل تقلید ہے۔اللہ تعالیٰ مصنفہ اور ان کی ٹیم کو جزائے خیر سے نوازے۔(آمین)

(ایف شمس)

پوری توجہ سے نگرانی

تربیت اولاد کے سلسلہ میں چوہدری غلام قادر صاحب نمبردار اوکاڑہ نے ایک روایت لکھی ہے۔وہ لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کے وصال کے بعد غالباً 1909ء میں حضرت اماں جان سارے کنبہ سمیت دہلی تشریف لے گئی تھیں حضرت میر قاسم علی صاحب کی زبانی یہ امر معلوم ہوا کہ:

’’حضرت امّاں جان اپنے بچوں‘ بہو‘ بیٹیوں کی عبادات وغیرہ کے متعلق پوری توجہ سے نگرانی فرماتی ہیں۔نماز تہجد کا خاص اہتمام فرماتی ہیں اور ہمیشہ خاندان کے افراد کو حضرت مسیح موعود کے نقش قدم پر چلنے کی تاکید فرماتی رہتی ہیں‘‘۔

(سیرت حضرت سیّدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ: صفحہ 272 تا 274)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

جماعت احمدیہ کے دیرینہ خادم، عالم دین اور سابق صدر عمومی

حضرت مولانا حکیم خورشید احمد صاحب شاد کی ہمہ جہت شخصیت

محترم ناصر احمد ظفر بلوچ صاحب مرحوم سیکرٹری امور عامہ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ

محترم مولانا حکیم خورشید احمد صاحب شاد سابق صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ کے بارے میں ذاتی مشاہدات و تجربات پر مبنی یہ مضمون محترم ناصر احمد ظفر بلوچ صاحب نے اپنی یادداشت اور فائلوں میں موجود ریکارڈ کی مدد سے تحریر فرمایا تھا۔ جب یہ مضمون آخری مراحل میں تھا تو آپ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ ان کی وفات کے بعد ان کے بیٹے مکرم آصف احمد ظفر بلوچ صاحب نے تکمیل کے بعد یہ مضمون ادارہ الفضل کو ارسال کیا ہے۔

(قسط اول)

صدران عمومی ربوہ

محترم حکیم خورشید احمد صاحب سابق صدر عمومی کے ذکر خیر سے قبل خواہش اور کوشش تھی کہ لوکل انجمن احمدیہ کا تاریخی پس منظر اور مرکز سلسلہ کے اس مقامی اور بنیادی ادارہ میں بطور صدر عمومی خدمات سرانجام دینے والے خوش قسمت حضرات کے اسماء اور کوائف میسر آ جائیں تو مناسب ہوگا تاکہ قارئین کرام ان مخلصین کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھ سکیں۔ لیکن باوجود کوشش کے بوجوہ مستند تاریخیں تو میسر نہ آ سکیں البتہ اس سلسلہ میں بطور صدر عمومی خدمات سرانجام دینے والے احباب کے نام و کوائف کے لئے سلسلہ کے دیرینہ خادم محترم مولوی محمد صدیق صاحب ایم اے (سابق لائبریرین و صدر عمومی) جنہیں بفضل اللہ تعالیٰ غیر معمولی عرصہ بطور صدر عمومی خدمات سرانجام دینے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ نے انتہائی شفقت سے فرمایا:۔

''تاریخوں کا تعین تو مشکل ہے البتہ صدران کے کوائف مہیا کر سکتا ہوں۔ لوکل انجمن احمدیہ کا آغاز 1950ء میں ہوا۔ ابتدائی صدور کا یہ اعزاز سلسلہ عالیہ کے دو خالد احمدیت کو یکے بعد دیگرے ملا۔ حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب پہلے اور حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب دوسرے صدر عمومی تھے۔

خاکسار نے 1958ء تا 1972ء بطور صدر عمومی خدمات سرانجام دی ہیں۔ میں نے 1972ء میں مکرم چوہدری بشیر احمد خان صاحب عقب فضل عمر ہسپتال کو ان کے صدر عمومی نامزد ہونے پر انہیں چارج دیا تھا۔ جب مکرم چوہدری بشیر احمد خان صاحب اور مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب بھامبڑی محتسب نظارت امور عامہ گرفتار ہوئے تو دوبارہ مجھے صدارت عمومی کے فرائض سونپے گئے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب اور مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب بھامبڑی مورخہ 11 جون 1974ء کو گرفتار کئے گئے تھے۔

(بحوالہ روزنامہ نوائے وقت 12 جون 1974ء)

اسیران سرگودھا کی رہائی کے بعد خلافت لائبریری میں صدران لوکل انجمن احمدیہ کا اجلاس ہوا جس میں مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب صدر محلّہ دارالبرکات (سابق ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر) صدر عمومی منتخب ہوئے۔ ان کے بعد مکرم حکیم خورشید احمد صاحب کا تقرر ہوا۔

آپ کو نہایت اہم خدمت دین کا موقعہ 1974ء کے بعد صدر عمومی کے عہدے پر تقرری سے ملا۔ بیس سال تک کا یہ عرصہ جماعتی ابتلاؤں کے لحاظ سے غیر معمولی اہمیت کا حامل تھا''۔

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب سابق صدر عمومی نے جن حالات اور بے سرو سامانی میں خدمات سرانجام دیں۔ اس بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ:۔

''میرا دفتر خلافت لائبریری میں تھا میرا صرف ایک مددگار کارکن مکرم سلیم اللہ صاحب تھے جبکہ کوئی کلرک نہ تھا۔ البتہ سال 72-1971ء میں حسابات رکھنے کیلئے مکرم قریشی ذکاء اللہ صاحب کارکن جلسہ سالانہ کو عارضی طور پر کلرک مقرر کیا گیا تھا۔ اس استفسار پر کہ آپ نے صدارت عمومی کا چارج کن صاحب سے لیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ مکرم سید زمان شاہ صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ جہلم سے۔ مزید فرمایا کہ سید زمان شاہ صاحب سے قبل مکرم چوہدری فرزند علی صاحب صدر عمومی تھے جنہوں نے مکرم ماسٹر عبداللہ صاحب سے چارج لیا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب نے کچھ عرصہ بحیثیت صدر عمومی خدمات سرانجام دی تھیں۔ لیکن ان کے عرصہ خدمت کا صحیح علم نہ ہے''۔

محترم حکیم صاحب کی وفات کے بعد محترم کرنل (ر) ایاز محمود خان صاحب اور ان کے بعد محترم میجر (ر) شاہد احمد سعدی صاحب اور ان کے بعد 2003ء تا فروری 2012ء محترم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب اور اب مکرم آصف جاوید چیمہ صاحب یہ خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

ابتدائی حالات

محترم حکیم خورشید احمد صاحب مورخہ 25 نومبر 1921ء کو مکرم شیخ کریم اللہ صاحب کے ہاں سکنہ پیل ضلع پسنی ریاست پٹیالہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد پٹواری تھے اس کے باوجود اپنی دیانتداری، نیکی اور شرافت کے باعث اپنے علاقہ میں مشہور اور معروف تھے۔

آپ کے والد محترم شیخ کریم اللہ صاحب نے آپ کو تعلیم و تربیت کی خاطر جامعہ احمدیہ قادیان میں داخل کرایا جہاں آپ نے بہت محنت اور لگن سے دینی تعلیم حاصل کی۔ آپ انتہائی ذہین، قابل اور محنتی تھے۔ دوران طالب علمی مقابلہ جات میں پوزیشنز حاصل کیا کرتے تھے۔ سال 1943ء میں جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد پنجاب یونیورسٹی (ہند) سے مولوی فاضل کے امتحان میں بفضل اللہ تعالیٰ اول پوزیشن حاصل کی۔ جس کی وجہ سے گولڈ میڈل کے حقدار ٹھہرے۔ یہ آپ کے نہایت قوی حافظے اور غیر معمولی محنت کی دلیل تھی۔

24 دسمبر 1944ء بوقت ساڑھے آٹھ بجے شب بیت اقصیٰ قادیان میں طلباء جامعہ احمدیہ کے مابین عربی تقریر کا انعامی مقابلہ زیر صدارت حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری منعقد ہوا۔ انعام پانے والوں کا فیصلہ کرنے کیلئے تین جج (1) مکرم مولوی محمد سلیم صاحب (2) مکرم مولوی ظہور حسین صاحب (3) محترم مولانا ظفر محمد ظفر صاحب (راقم کے والد) مقرر ہوئے۔

عربی تقریری مقابلے کا عنوان ''الاسلام دین الفطرة''مقرر ہوا تھا۔ آٹھ طلباء اس مقابلہ میں شامل ہوئے۔ بعد از تقاریر جج صاحبان باہمی مشورہ کیلئے علیحدہ ہوئے جس پر 15-20 منٹ صرف ہوئے اس عرصہ میں صدر مجلس نے عربی زبان سیکھنے کے متعلق عربی میں تقریر کی۔ ججز کے فیصلہ کے مطابق مندرجہ ذیل طلباء نے پوزیشنز حاصل کیں۔

1۔ محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب اول

2۔ محترم مولوی خورشید احمد شاد صاحب دوم

3۔ محترم مولوی جلال الدین صاحب اور مکرم عطاء الرحمٰن طاہر صاحب سوم

(بحوالہ الفضل یکم جنوری 1945ء)

این سعادت بزور بازو نیست

طبابت کا پیشہ

ذاتی لگن، محنت اور غیر معمولی ذہانت کے باعث آپ نے جس کام کو بھی شروع کیا اس میں کامیابی حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دست شفاء عطا فرمایا تھا۔ اسی بنا پر آپ نے ایک دواخانہ کی بنیاد ڈالی اور خورشید یونانی دواخانہ کے نام سے کاروبار کا آغاز کیا۔ طب کی تعلیم آپ نے اپنے ذاتی شوق اور مطالعہ سے حاصل کی آپ چونکہ غیر معمولی ذہین اور محنتی تھے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں خورشید یونانی دواخانہ کامیاب دواخانوں میں شمار ہونے لگا۔ اس کی ابتداء بہت معمولی تھی، پہلے پہل دوا فروشی سے کام کا آغاز کیا اور پھر چند سالوں میں مریضوں کا چیک اپ اور امراض کی تشخیص میں آپ نے اپنا منفرد مقام بنا لیا۔ دور دراز سے مریض آپ سے ادویات لینے بڑی تعداد میں ربوہ آتے اور آپ کی آمد سے پہلے ہی دکان کے باہر منتظر ہوتے تھے اور پھر ایک وقت ایسا آیا کہ مریضوں کو گھنٹوں انتظار کے بعد محترم حکیم صاحب کو دکھانا نصیب ہوتا اور آہستہ آہستہ آپ کے مریضوں کی لائن میں بڑے بڑے افسران اور زمیندار بھی شامل ہوتے گئے۔ ایک دفعہ چنیوٹ کا ایک بڑا افسر آپ کے پاس حاضر ہوا اس نے کہا میں اعصابی کمزوری کا شکار ہوں بہت علاج کرایا افاقہ نہیں ہوتا، آپ نے پوچھا شادی شدہ ہیں؟ اس نے اثبات میں سر ہلایا تو محترم حکیم صاحب نے دوائی مرحمت فرما دی۔ چند دن کے بعد وہی افسر دوبارہ ربوہ آیا اور حکیم صاحب کو بتایا کہ وہ اب بالکل ٹھیک اور تندرست ہے اور اس نے حکیم صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد مذکورہ افسر نے ایسی دوائی طلب کی جس کا نام سنتے ہی محترم حکیم صاحب انتہائی غصے میں آ گئے اور اس افسر پر برس پڑے کہ آپ مجھے بازاری حکیم سمجھتے ہیں اس قسم کی دوائی کی مجھ سے قطعاً توقع نہ رکھیں۔

محترم حکیم صاحب اپنا مطب محض بازاری حکیموں کی طرح نہیں چلاتے تھے بلکہ ماہر حکیم ہونے کے ساتھ ساتھ جرأت مند، معاملہ فہم اور صاحب حکمت بھی تھے۔

حضرت خلیفة المسیح الرابع نے محترم حکیم صاحب کی وفات کے ذکر خیر میں ان کے دست شفاء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

''اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں شفاء دی تھی۔ بہت سے ایسے مریض جو حکومت کے ملازم ہوتے تھے یا علاقے کے بڑے زمیندار جن سے عموماً شر پہنچتا تھا وہ مولوی صاحب کی مخالفت نہیں کرتے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کی حکمت اور طبابت کے نسخے بہت مفید ہوتے تھے۔ چنیوٹ سے بھی سلسلے کے مخالف یا تو بھیس بدل کر دوا لینے

آتے یا کسی کو بھجوا دیتے اور درخواست کرتے کہ ہمارا نام نہ لیا جائے۔‘‘

آپ اپنے مطب سے جماعت کے بزرگوں، پولیس افسران اور سول افسران کو گرمیوں میں خصوصاً شربت بادام اور دیگر شربتوں کے علاوہ قیمتی دیسی ادویات بھی بلا معاوضہ دے کر غیر معمولی فیض عام کا سلسلہ جاری رکھتے۔

ازدواجی زندگی

مکرم حکیم خورشید احمد صاحب کو حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کی دامادی اور شاگردی کا شرف حاصل تھا۔ مکرمہ امۃ اللہ خورشید صاحبہ سابق مدیرہ ماہنامہ مصباح مولانا ابوالعطاء صاحب کی صاحبزادی تھیں اور محترم حکیم صاحب کی نیک بخت زوجہ تھیں اس طرح ان تینوں کا نام حصہ بقدر جسہ تاریخ احمدیت میں زندہ و تابندہ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ان تینوں کے درجات بلند فرمائے۔ (آمین)

ان کی وفات مورخہ 26 ستمبر 1960ء سوا دس بجے شب ہوئی۔ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے اپنی پیاری بچی کی وفات پر ماہنامہ الفرقان ربوہ اکتوبر 1960ء میں دو صفحات کا نوٹ لکھا جس میں انہوں نے اپنی بیٹی کے اوصاف حمیدہ اور خدمت دین کا تذکرہ فرمایا۔

آپ نے لکھا۔ میری بچی عزیزہ امۃ اللہ بیگم میری سب سے بڑی لڑکی تھی۔ میرے ماموں حضرت ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب آف سڑوعہ کی نواسی تھی۔ میں ابھی مدرسہ احمدیہ قادیان کی ساتویں جماعت میں پڑھتا تھا کہ اس کی ولادت ہوئی۔ میں نے اس خوشی میں اپنے ساتھی طلبہ کو ایک پارٹی دی تھی۔ عزیزہ امۃ اللہ ایک ہونہار، سعادت منداور نہایت نیک بیٹی تھی۔ وہ ابھی چھ سات سال کی تھی کہ اس کی والدہ محترمہ میری پہلی بیوی محترمہ زینب بیگم صاحبہ وفات پا گئی تھیں۔ میرے تینوں بے ماں کے بچے اپنی دوسری والدہ، میری موجودہ رفیقہ حیات محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ کی آغوش میں پروان چڑھے عزیزہ امۃ اللہ پندرہ سال تک جماعت کی مستورات کے واحد ماہنامہ مصباح کی مدیرہ رہی۔ اللہ تعالیٰ نے عزیزہ کو تحریر کا ملکہ بھی بخشا تھا۔ بہت اچھے مضامین لکھتی تھی اس کو قوت گویائی بھی عطا فرمائی تھی۔

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب مزید لکھتے ہیں۔ عزیزہ کی شادی میرے شاگرد مکرم حکیم خورشید احمد صاحب شاد مولوی فاضل سے 1945ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی تحریک سے ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میاں بیوی میں نہایت اچھے تعلقات تھے۔ ان کے ہاں کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا جس کا احساس ماحول کی وجہ سے بعض دفعہ خاص طور پر عزیزہ کو ہوتا تھا۔ بہرحال مشیت ایزدی اسی طرح تھی۔

اس موقع پر اگر استاد اور شاگرد کی تعلیمی مماثلت کا ذکر بھی کر دیا جائے تو مناسب ہوگا۔ آپ دونوں قابل احترام بزرگوں نے جب اپنے وقت میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان دیا تو ہر دو احباب نے پنجاب یونیورسٹی میں اول پوزیشن حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

دوسری شادی

آپ کی دوسری شادی 1961ء میں محترمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ دختر حضرت شیخ اللہ بخش صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر ایکسائز بنوں کے ساتھ ہوئی۔ مکرم حکیم صاحب کے سسر حضرت شیخ اللہ بخش صاحب ان خوش نصیب رفقاء میں سے تھے جن کا ذکر خیر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مورخہ 27/اگست 2000ء کو جلسہ سالانہ جرمنی کے اختتامی خطاب میں فرمایا۔ جن رفقاء حضرت مسیح موعود کا ذکر حضور انور نے فرمایا ان میں حضرت شیخ صاحب کا ذکر سب سے پہلے تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے حضرت شیخ صاحب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ ’’آپ کو دسمبر 1905ء میں تحریری بیعت کی سعادت ملی۔ اپریل 1906ء میں دستی بیعت اور زیارت کی سعادت پائی۔ ان کے والد صاحب کی شادی کے بعد 12 سال تک کوئی اولاد نہ تھی۔ ایک روز انہوں نے بڑے خشوع و خضوع سے دعا کی اے خدا جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ کو بڑھاپے میں اولاد عطا کی۔ اسی طرح مجھے بھی نرینہ اولاد عطا کر۔ تب حضرت اللہ بخش صاحب کی پیدائش ہوئی۔ آپ بتاتے ہیں کہ بچپن میں مجھے کوئی مذہبی تعلیم نہ ملی۔ چھوٹی عمر میں سکول میں داخل ہوا۔ جب انٹر میں پہنچا تو اس وقت میری عمر 17 سال تھی۔ قدرتاً میرے دل میں تحریک پیدا ہوئی کہ اپنے مذہب کے متعلق کچھ واقفیت پیدا کرنی چاہئے۔ چنانچہ میں نے ایک مولوی صاحب سے قرآن شریف پڑھنا شروع کیا اور پھر مترجم قرآن شریف کا مطالعہ کرنے لگا ...... آخری الفاظ جو بانی سلسلہ سے عشق و محبت کا غیر معمولی اظہار ہے ملاحظہ فرمایئے۔

مکرم و محترم شیخ اللہ بخش صاحب کے الفاظ میں مجھے اس وقت سخت قلق ہوا جب بدر اخبار میں حضرت مسیح موعود کی وفات کی خبر پڑھی۔ مذکورہ تحریر فارسی کے اس شعر پر ختم ہوئی۔

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر نہ دیدم و بہار آخر شد

(خلاصہ خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع روزنامہ الفضل 13 ستمبر 2000ء)

حضرت حکیم خورشید احمد صاحب کتنے خوش قسمت و خوش نصیب تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے پہلے خالد احمدیت حضرت مولانا ابوالعطا صاحب اور پھر حضرت بانی سلسلہ کے عاشق اور رفیق حضرت شیخ اللہ بخش صاحب کی فرزندی کا اعزاز عطا فرمایا۔

ایں سعادت بروز بازو نیست

جامعہ احمدیہ میں ایک نہایت دلچسپ تقریری مقابلہ

نظارت تعلیم و تربیت کی تجویز پر مورخہ 21 دسمبر 1948ء بوقت دس بجے طلباء جامعہ احمدیہ اور مدرسہ احمدیہ کا ایک تقریری انعامی مقابلہ ہوا۔ جس کا مضمون یہ تھا کہ ’’حکومت پاکستان کو شرعی قانون فوراً نافذ کر دینا چاہئے۔‘‘ طرفین نے مثبت اور منفی پہلو کے متعلق بہت مفید تقاریر کیں۔ ہر فریق کے تین مقرر تھے۔ طلبہ کے بعد اساتذہ جامعہ و مدرسہ نے اسی موضوع کے دونوں پہلوؤں کے متعلق عربی زبان اور انگریزی زبان میں تقریریں کیں۔

اس تقریری مقابلہ میں عربی حصہ میں ججوں کے فیصلہ کے مطابق مکرم مولوی ظفر محمد ظفر صاحب اول مکرم مولوی خورشید احمد شاد صاحب دوم اور مکرم مولوی غلام احمد صاحب فاضل بدوملہوی سوم رہے۔

(الفضل 29 دسمبر 1948ء)

علم حدیث میں تخصص

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بعض ذہین طلباء جامعہ احمدیہ کو تعلیم سے فارغ ہونے پر مختلف علوم مثلاً، تفسیر، فقہ، حدیث، علم کلام اور موازنہ وغیرہ میں تخصص کیلئے نامزد فرمایا ان خوش قسمت طلباء میں سے مکرم خورشید احمد شاد صاحب بھی تھے جنہیں حضور انور نے علم حدیث میں تخصص کے لئے دہلی بھجوا دیا۔ جہاں آپ نے دیوبند وغیرہ میں چوٹی کے علماء سے مزید علم حدیث حاصل کیا۔ آپ کی ذہانت اور علم کی وجہ سے آپ کے اساتذہ نے انہیں اپنے پاس ہی رہنے کو کہا لیکن یہ جماعت کا دیرینہ خادم وہاں کیسے رہ سکتا تھا اپنا مقصد پورا ہونے پر آپ واپس تشریف لے آئے۔ آپ نے اس شعبہ میں بہت ترقی کی اور مطالعہ کے ذریعہ کمال حاصل کیا۔ آپ کا درس حدیث بہت سے علمی نکات پر مشتمل ہوتا، احباب محو ہو کے سنتے۔ آپ کی وفات کے بعد کئی دوستوں نے آپ کے درس حدیث کو سراہا اور تعریف کی۔ آپ کے ایک شاگرد مکرم بشیر احمد خان صاحب آپ کی وفات پر تعزیت کیلئے دفتر تشریف لائے۔ جہاں خاکسار ڈیوٹی پر موجود تھا۔ مکرم حکیم صاحب کا ذکر خیر کرتے کرتے جب آپ نے علم حدیث کا ذکر شروع کیا تو رکنے میں نہیں آتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1943ء میں مولوی فاضل کے امتحان میں جامعہ احمدیہ کی طرف سے شامل ہونے والے امیدوار مولوی خورشید احمد صاحب شاد پنجاب یونیورسٹی میں 488 نمبر لے کر اول رہے۔ جامعہ احمدیہ کی طرف سے دس طالب علم امتحان میں شریک ہوئے تھے۔

(خلاصہ رپورٹ از الفضل 12/اگست 1943ء)

تبویب مسند احمد بن حنبل

آپ کے شاگرد محمد ارشاد خان صاحب نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے سب سے اہم اور سب سے وقیع ذمہ داری آپ نے انہیں تبویب مسند احمد بن حنبل کی تفویض کی، خدا تعالیٰ کا کرم ان پر اتنا بے کراں اور بے پایاں تھا کہ اس تاریخی اور بے مثال اور غیر معمولی ذمہ داری کو ادا کرنے میں سرخرو ہو گئے۔ مزید بتایا کہ شاہد کے تحقیقی مقالے میں میں نے مسند احمد بن حنبل کی تبویب پر خصوصی توجہ کی تو یہ حیرت ناک اتفاق یا الٰہی مصلحت یا کوئی غیبی حقیقت سامنے آئی کہ خود حضرت امام احمد بن حنبل سے لے کر مولوی خورشید احمد صاحب شاد تک جس کسی نے کسی بھی جگہ کسی بھی دور میں تبویب مسند احمد بن حنبل کی کوشش کی، اس پر قید و بند قتل و غارت زوال و اضمحلال کے دردناک ابتلاء آئے۔ محترم حکیم صاحب کے اوپر بھی چار مقدمات بنے۔ محض خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے تمام مقدمات میں باعزت بری ہوئے۔

اعلیٰ اخلاق

محترم حکیم صاحب انتہائی ملنسار، فیاض اور مہمان نواز تھے جماعتی و دینی کاموں میں ذاتی گرہ سے بے دریغ خرچ کرنے والے وجود تھے اور بعض دفعہ تو آپ کا یہ جذبہ عروج پر پہنچ جاتا تھا۔ جماعتی کاموں میں دفتری گاڑی کے ساتھ ساتھ اپنی ذاتی گاڑی بھی ہمیشہ وقف رکھتے تھے۔ جبکہ خدمات بھی اعزازی کرتے تھے۔

مظلوموں کی امداد

محترم حکیم صاحب کا معمول تھا کہ مخلص، مفلس اور مظلوم بھائیوں کی ظالم افراد کے مقابلہ میں ڈٹ کر امداد اور حمایت فرماتے۔ مقابلہ میں خواہ کوئی کتنا ہی دنیاوی لحاظ سے مضبوط اور حسب ونسب، سیاسی و سماجی اعتبار سے بااثر ہی کیوں نہ ہوتا۔ فریقین کی موجودگی میں آپ قول سدید سے کام

لیتے ہوئے حقائق کے مطابق کھری کھری سنانے سے قطعی دریغ نہ کرتے اور نہ جھجکتے۔ ڈنکے کی چوٹ پر حق بات کہہ کر مظلوم کا ساتھ دیتے۔ اس سلسلہ میں بعد از اجازت نظارت امور عامہ خواہ پولیس حتیٰ کہ عدالت تک بھی جانا پڑتا تو آپ بلا جھجک مظلوم کے ہمراہ جا کر ظالم کا سامنا کرتے۔ آپ اس وقت تک مظلوم کی امداد سے دستبردار نہ ہوتے جب تک ظالم ظلم سے دست کش ہو کر مظلوم کی حق رسی پر مجبور نہ ہوتا۔

آپ کے دور صدارت لوکل انجمن احمدیہ کے دوران ایسی بیسیوں مثالیں اور واقعات ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ مظلوم کے ساتھ کھڑے ہوتے۔ ایک مرتبہ ایک کیس میں آپ نے ایک عام مظلوم بھائی کی حق رسی کے سلسلہ میں سیشن کورٹ میں ظالم فریق کے مخالف اصالتاً پیش ہوئے اور حقائق کے مطابق بیان دے کر اس کی مقدمہ سے جان چھڑوائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کی وفات پر آپ کی انہی خوبیوں کے پیش نظر فرمایا تھا کہ

''...... ایسے مشکل مواقع پر ربوہ کے عوام کی سر پرستی کرنے میں حضرت مولوی صاحب کا بہت بڑا ہاتھ تھا......'' (18/اگست 1994ء)

آپ بے کسوں، غریبوں، ضرورت مندوں اور یتیموں سے بہت ہمدردی رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ احمد نگر کی بیوہ خاتون جو ہر لحاظ سے بیکس اور مفلس تھی آپ کے پاس آئی۔ جب آپ کو اس خاتون کی حالت زار کا علم ہوا تو اس کی رہائش سمیت جملہ ضروریات فوری طور پر پوری کرا دیں اور بعد میں بیوت الحمد میں کوارٹر کا انتظام بھی کرا دیا۔

رفقاء کار سے شفقت

آپ اپنے رفقاء کار اور ماتحتوں سے غیر معمولی شفقت اور ہمدردی کا نہ صرف زبانی اظہار فرماتے بلکہ عملاً ہمدردی اور تعاون کا کوئی موقع بھی ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ اس سلسلہ میں بیشمار واقعات قابل ذکر ہیں۔ لیکن خوف طوالت کے پیش نظر صرف چند واقعات پر اکتفا کرتا ہوں۔

مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب صدر محلّہ ناصر آباد شرقی نے بتایا کہ ایک دفعہ ان کے بھتیجے کو باؤلے کتے نے کاٹ لیا۔ ماسٹر صاحب بچے کو ساتھ لے کر پریشانی کے عالم میں محترم حکیم صاحب کے پاس گئے اور مذکورہ تکلیف دہ صورتحال کا ذکر کیا تو انہوں نے فوراً اپنے ڈرائیور مکرم فرزند صاحب کو حکم دیا کہ اس بچے کو میری ذاتی کار میں فوراً ٹیکے لگوانے کیلئے چنیوٹ لے جائیں اور ساتھ ہی کچھ پیسے بھی دیئے اور فرمایا خواہ فیصل آباد یا لاہور جانا پڑے جائیں اور ماسٹر صاحب کا کسی قسم کا خرچ نہیں کروانا اور واپسی پر مجھے اطلاع دیں۔ چنانچہ چنیوٹ سے ہی ٹیکوں کی سہولت میسر آ گئی واپسی پر رپورٹ عرض کی تو اطمینان بھرے لہجے میں فرمایا۔ الحمدللہ

خاکسار نے اپنی آنکھوں میں لینز Lens ڈلوایا لیکن بینائی پر درست اثر نہ پڑا۔ مختلف ڈاکٹروں سے بھی چیک کرایا لیکن امید کی کرن دکھائی نہ دی۔ محترم حکیم صاحب اس دوران مسلسل دریافت فرماتے رہے۔ ایک روز آپ اپنے گھر دارالصدر سے خاکسار کے گھر تشریف لائے اور آنکھ کی صورتحال پر ڈسکس (discuss) کرنے کے بعد فرمایا کل صبح آپ تیار ہو جائیں میں آپ کی آنکھ کا معائنہ لاہور کی ایک معروف لیڈی ڈاکٹر سے کروانا چاہتا ہوں۔ خاکسار نے محترم حکیم صاحب کی غیر معمولی مصروفیت کے پیش نظر قدرے پس و پیش کا اظہار کیا۔ ویسے بھی محترم صدر صاحب عمومی کو تکلیف دینے اور ان کا قیمتی وقت لینے میں شرح صدر بھی نہ تھی لیکن اگلی صبح وقت مقررہ پر اپنی کار میں مجھے لاہور لے گئے اور چیک کروایا۔ باوجود خواہش اور کوشش کے خاکسار کو کسی قسم کا خرچ بھی نہ کرنے دیا۔ آپ کی یہ محبت وشفقت مجھے تا زیست یاد رہے گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ (آمین) دوسرا واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ سردیوں کے موسم میں جبکہ دھند کا راج تھا۔ راقم الحروف کو جماعتی کام کے سلسلہ میں چنیوٹ جانا پڑا واپس آ کر جب صدر صاحب عمومی کو کام کے بارہ میں رپورٹ دی تو انہوں نے مجھے دیکھ کر کہا کہ مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ آپ کو لقوہ ہو گیا ہے بعد میں ڈاکٹروں نے بھی اس کی تصدیق کی تو فرمانے لگے یہ ٹیکے لیں جو اسی مقصد کیلئے میں نے انڈیا سے منگوائے تھے۔ فوراً لگوائیں۔ وہ میں نے فوراً لگوائے اس سے مرض جاتا رہا۔

موسم سرما کی ایک خوبصورت شام کے وقت ہم چند ممبران مجلس عاملہ دفتر صدر عمومی میں مصروف کار تھے کہ اچانک محترم حکیم صاحب اپنے کندھے پر نئی سلی ہوئی اچکن ڈالے ہوئے تشریف لائے اور فرمایا کہ یہ اچکن ابھی میں درزی کی دکان سے سلوا کر لایا ہوں مکرم ماسٹر مجید صاحب سابق صدر دارالعلوم شرقی کو فرمایا کہ آپ یہ اچکن پہن کر دکھائیں۔ اس پر محترم ماسٹر صاحب نے اچکن پہنی تو محترم حکیم صاحب نے فرمایا ماشاء اللہ یہ تو ایسے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے ناپ پر ہی سلی ہوئی ہے۔ آپ کو تو بہت ہی اچھی لگ رہی ہے۔ یہ میری طرف سے آپ کیلئے تحفہ ہے۔ ع

خاک میں کیا صورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہو گئیں

جماعتی غیرت

اکثر پولیس آفیسر اور جوان آپ کو اپنے بزرگوں کا رتبہ دیتے تھے۔ کبھی کبھار اگر آپ تھانہ چلے جاتے تو ملازمین اور افسران بھاگم بھاگ آپ سے آ کر ملتے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ آپ پولیس کو کوئی غلط کام نہیں کہتے تھے۔ اگر کسی احمدی نے کوئی غلط کام کیا ہوتا تو آپ قول سدید سے کام لیتے ہوئے اس کی غلطی کا اعتراف کرتے اور کبھی غلط سفارش نہ کرتے۔

جماعت اور خلافت سے قلبی لگاؤ

آپ کو خلافت سے بہت لگاؤ اور محبت تھی۔ ہر تحریک اور ارشاد پر پہلی فرصت میں لبیک کہتے۔ 1984ء کے پر آشوب دور میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو لندن ہجرت کرنا پڑی۔ ایک وقت تو ایسا آیا کہ یوں لگتا تھا کہ خلیفہ وقت سے رابطہ بالکل کٹ گیا ہو لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل فرمایا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے خطبات جمعہ کی آڈیو کیسٹس لندن سے آنا شروع ہو گئیں اور جماعت میں جیسے جان سی پڑ گئی۔ محترم حکیم صاحب نے اس دور میں حضور انور کے خطبات جمعہ کو ہر احمدی کو سنانے کا بیڑا اٹھایا اور اس میں حتی المقدور کامیاب بھی ہوئے۔ آپ نے حضور کے خطبات جمعہ کی آڈیو کیسٹس کی تقسیم نہ صرف محلّہ جات میں بلکہ گھروں تک پہنچانے کا بھی انتظام فرمایا۔ اس سلسلہ میں آپ نے جب حضور کو رپورٹ بھجوائی تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 26 ستمبر 1993ء کو اپنے ایک خط میں فرمایا۔

''مواصلاتی رابطوں سے استفادہ کے متعلق رپورٹس موصول ہوئیں۔ (-) ماشاء اللہ ساری رپورٹس بڑی خوش کن ہیں۔ (-) خلافت اور مجددیت سے متعلقہ میرے خطبات پر آپ کی طرف سے اور اہل ربوہ کی طرف سے کامل وفاداری پر بے حد شکریہ۔ (-) مجھے یقین ہے کہ جماعت ربوہ بے وفاؤں میں نہیں بلکہ وفاداروں میں ہے۔ اللہ جماعت کو ہر فتنے سے کلیتاً محفوظ و مامون رکھے۔ آمین اور انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔''

جب آپ کا تقرر بطور صدر عمومی ربوہ ہوا تو شہر کے حالات بہت خراب تھے۔ اس کے بارہ میں اگر یہ کہا جائے کہ اندھیر نگری اور چوپٹ راج تھا تو بے جا نہ ہوگا بلکہ سچ اور حقیقت تو یہ ہے کہ اس اندھیر نگری کا صحیح نقشہ الفاظ میں نہیں کھینچا جا سکتا۔ اگر صبح گھر سے کوئی مزدور بچوں کی روٹی کمانے نکلا تو راستے میں اٹھا لیا گیا ایسے ہی جو طالب علم سکول کالج جا رہے ہوتے ان کو بھی دبوچ لیا جاتا۔ یہی حال دکانداروں کا تھا اگر چوکی میں محبوس بھائیوں کیلئے کوئی چائے وغیرہ لے کر گیا تو اس کو بھی حراست میں لے لیا جاتا۔ جس طرح مکرم خواجہ مجید احمد صاحب جن کا گولبازار میں ہوٹل تھا 25-30 افراد کیلئے چائے وغیرہ لے کر پولیس سٹیشن گئے چونکہ آپ کا اکثر پولیس میں آنا جانا رہتا تھا خواجہ صاحب ویسے بھی سوشل مزاج کے آدمی تھے۔ پولیس کے عملہ نے چائے تو فوراً آگے بڑھ کر لے لی اور خواجہ صاحب کو بازو سے پکڑ کر حوالات میں بند کر دیا۔ اس طرح حالات بگڑتے گئے۔ حتیٰ کہ مورخہ 11 جون 1974ء کو صدر عمومی مکرم و محترم چوہدری بشیر احمد خان صاحب اور مکرم عبدالعزیز بھامبڑی صاحب کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ ان کی گرفتاری کے معاً بعد مکرم مولوی محمد صدیق صاحب کو عارضی چارج ملا۔ چند دنوں کے بعد لائبریری میں صدران صاحب کا اجلاس ہوا جس میں صدران نے مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کو صدر عمومی منتخب کیا موصوف انتہائی مخلص تجربہ کار بزرگ تھے۔ دن بدن لاقانونیت بڑھتی گئی۔ چونکہ محترم ملک حبیب الرحمٰن صاحب عمر رسیدہ بھی تھے۔ ان نامساعد حالات میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے محترم حکیم صاحب کو لوکل انجمن احمدیہ کا صدر عمومی نامزد فرمایا تو کئی احباب حیران اور ششدر رہ گئے۔ آپ کی اعصابی کمزوری کا یہ حال تھا کہ گولبازار میں اپنی چھوٹی سی حکمت کی دکان سے بیت مہدی آتے تو سر پر تولیہ رکھ کر تشریف لاتے کہ کہیں سخت موسم ان کے اعصاب پر اثر انداز نہ ہو جائے اور دوسری طرف آپ غیر معمولی عالم دین بھی تھے جن کی ساری زندگی حصول علم میں ہی گزری۔ لیکن بطور صدر عمومی ربوہ کے حالات سے نمٹنا اور انتظامیہ کے ساتھ حکمت سے معاملات طے کرنے جیسے کام آپ کی شخصیت سے بظاہر متضاد لگتے تھے۔ آپ نے کبھی تھانہ دیکھا تھا نہ ایسے معاملات سے آپ کو کبھی واسطہ پڑا تھا۔

لیکن جوں جوں وقت گزرتا گیا خدا کے خاص فضل اور امام وقت کی دعاؤں کے طفیل محترم حکیم صاحب کا ہر لمحہ اور ہر دن کامیابیوں اور کامرانیوں کی طرف بڑھتا ہی چلا گیا۔

وہ پولیس جس سے آپ کا کبھی بھی پالا نہیں پڑا تھا۔ اسی پولیس کو ہمہ وقت آپ کے مطب میں آتے جاتے دیکھا جانے لگا۔ نچلے طبقے سے لے کر اعلیٰ افسران تک محترم حکیم صاحب کی

غیر معمولی فراست، منصف مزاجی اور اعلیٰ شخصیت کے معترف ہوتے گئے۔ معاندین کی سازشیں آندھیوں کی طرح خس وخاشاک بن کر اڑ گئیں۔ واقعی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا آپ کو صدر عمومی نامزد فرمانے کا فیصلہ وقت کی اہم ضرورت اور انتہائی مناسب تھا۔

خلافت ایک امامت ہے حصار عافیت ہے
جو اس کے پانے والے ہیں وہ ہو جاتے ہیں لاثانی
جو صالح اور مومن ہوں یہ دولت ان کو ملتی ہے
لباس تقویٰ تن پر ہو تو ملتی ہے یہ سلطانی

خلیفہ وقت کی شفقت

ایک مرتبہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی عدم موجودگی میں محترم حکیم صاحب کو امیر مقامی نامزد فرمایا۔ خاکسار حکیم صاحب کے ساتھ کسی معاملہ میں مشورہ کے لئے بیٹھا تھا کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور جماعت کی دو معزز شخصیات محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کمرے میں تشریف لائے۔ محترم حکیم صاحب نے فوراً کہا آپ نے مجھے آنے کا حکم کیوں نہ دیا۔ انہوں نے فرمایا حضور انور نے آپ کو امیر مقامی نامزد فرمایا ہے اور آپ کے منصب کا تقاضا ہے کہ ہم نے جو مشورہ اور بات کرنی ہے آپ کے پاس آ کر کریں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب سے محبت

محترم حکیم صاحب انتہائی بہادر اور جرأت مند انسان تھے اور بہت فہم وفراست سے معاملات کو حل کیا کرتے تھے۔ باوجود نامساعد حالات کے خاکسار نے ان کو کبھی پریشان ہوتے نہیں دیکھا۔ بلکہ آپ کا معاملہ تو اس مصرعہ کا مصداق تھا کہ ع

مشکلیں اتنی پڑیں مجھ پر کہ آساں ہو گئیں

سوائے ایک موقع پر جبکہ آپ کی غیر معمولی پریشانی دیدنی تھی اور یہ پریشانی صرف اس لئے تھی کہ اس میں حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی کی تکلیف اور صعوبت کا خیال تھا جو آپ کو پریشان کئے جا رہا تھا۔

ہوا یوں کہ ایک دفعہ ربوہ کے مجسٹریٹ نے آپ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے یہ خوشخبری سنائی اور فون پر بتایا کہ حکیم صاحب! میں نے کوشش کر کے آپ کا نام پولیس میں پرچہ درج ہونے سے قبل ہی کٹوا دیا ہے۔ محترم حکیم صاحب نے استفسار فرمایا کیسا پرچہ اور کن کن کے خلاف درج ہوا ہے جواباً مجسٹریٹ نے بتایا کہ مرزا منصور احمد اور فلاں فلاں کے خلاف یہ مقدمہ درج ہوا ہے۔ آپ نے یہ سنتے ہی مجسٹریٹ کا شکریہ ادا کرنے کی بجائے انتہائی پریشان کن لہجہ میں شکوہ کیا کہ آپ کی یہ بات سن کر مجھے تکلیف ہوئی ہے اگر آپ نے کوئی نام اس مقدمہ سے نکلوانا ہی تھا تو پھر میری جگہ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کا نام نکلواتے۔

اس صورتحال پر آپ بہت پریشان تھے اور بار بار یہ ذکر فرما رہے تھے کہ میرا نام مقدمہ سے خارج ہونے کی وجہ سے میں ایک بہت بڑے اعزاز سے محروم ہو گیا ہوں اور پھر جب تک حضرت میاں صاحب کا مقدمہ ختم نہیں ہوا آپ مسلسل بے کل و بے قرار رہے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ مذکورہ مقدمہ نمبر 80 مورخہ 6 مئی 1987ء بجرم 298c تھانہ ربوہ میں درج ہوا۔ جس میں حضرت میاں صاحب کے علاوہ دیگر 12/احباب جماعت شامل تھے اور ان خوش نصیبوں میں خاکسار کا نام بھی تھا۔

پیار ومحبت اور احساس کی ڈور میں بندھی اس تصویر کا دوسرا رخ بھی ملاحظہ فرمائیے۔ جب محترم حکیم صاحب کی وفات کی اطلاع حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی تک پہنچی تو انہوں نے خاکسار کو اپنے پاس حاضر ہونے کو کہا۔ جب میں ان کے پاس پہنچا تو مجھے دیکھتے ہی فرمانے لگے حکیم صاحب کی وفات کا مجھے دلی صدمہ ہوا ہے اور میرے دل پر اس ناگہانی خبر کا بہت اثر ہے اور آپ نے خاکسار کو بعض ہدایات دیں۔

یہ تھا محترم ناظر اعلیٰ وامیر مقامی کا اظہار محبت، ہمدردی اور لگاؤ، جو ان کے دل میں محترم حکیم صاحب کی خدمات دینیہ اور دیرینہ خادم کیلئے تھا۔

مرد میدان

آپ انتہائی جرأت مند نڈر اور بے خوف وخطر شخصیت کے مالک تھے۔ اس پہلو سے یوں تو بیشمار واقعات ہیں لیکن یہاں صرف ایک واقعہ پیش ہے۔ ناصر آباد کے صدر ماسٹر محمد حسین صاحب جو ایک انتہائی متحرک اور فعال تھے اور ہیں۔ ایک روز عالم پریشانی میں بھاگم بھاگ آئے محترم حکیم صاحب اپنے مطب کے سامنے کھڑے تھے۔ آتے ہی موصوف نے کہا کہ فلاں جاگیر دار ہمارے محلّہ کی ایک شارع عام پر ناجائز دیوار جس کی چوڑائی 20 فٹ اور لمبائی تقریباً 150 فٹ تھی تعمیر کروا رہا ہے۔ گلی کے ایک کونہ میں کمرہ کھڑا کر لیا ہے اور چھت ڈلوا کر دو مسلح پہرے دار کھڑے کر دیئے ہیں۔ جس سے گلی کے مکینوں کا راستہ بند ہو جائے گا۔ خاکسار جو ساتھ ہی کھڑا تھا مخاطب کرتے ہوئے فرمایا آؤ موقع پر چلیں، جائے وقوعہ پر پہنچتے ہی آپ نے راج مزدوروں کو للکارا کہ خبردار اگر ایک اینٹ بھی مزید رکھی محترم حکیم صاحب کی شخصیت کا بفضل اللہ تعالیٰ ہر خاص وعام احمدی اور غیر از جماعت افراد پر بھی نیک اثر تھا۔ چنانچہ مولوی صاحب کے ان فقرات کے بعد مزدوروں نے اپنے اپنے کام سے ہاتھ روک لیا۔ اس پر محترم حکیم صاحب نے انہیں حکم دیا کہ یہ ناجائز تعمیر از خود فی الفور گرا دیں۔ اس پر مستری اور مزدوروں نے دست بستہ عرض کیا کہ ہم شاہ صاحب کی رعایا ہیں ہم سے دیوار نہ گروائیں ہم وعدہ کرتے ہیں کہ مزید ایک اینٹ بھی نہیں لگائیں گے۔ آپ مہربانی فرما کر تعمیر کرنے والوں سے معاملہ طے کر لیں۔ اس دوران محترم صدر صاحب محلّہ بھی ہمارے پیچھے وہاں پہنچ گئے۔ آپ نے صدر محلّہ سے فرمایا کہ یہاں نہ صرف تعمیر نہیں ہونے دینی بلکہ حسب سابق اور نقشہ کے عین مطابق راستہ بحال رہنا چاہئے۔ حکیم صاحب نے فرمایا کہ سارا ملبہ اٹھا لیں ماسٹر صاحب کہتے ہیں کہ اہل محلّہ نے عشاء کی نماز کے بعد سب کچھ اٹھا لیا۔ آج تک ہم سے ملبے کے سامان کے بارے میں نہیں پوچھا گیا۔ اس طرح محترم حکیم صاحب کی جرأت اور دلیری کے نتیجہ میں نہ صرف ناجائز قبضہ کے آثار ختم ہوئے بلکہ آج تک وہ راستہ جاری وساری ہے۔ واپس آنے سے قبل محترم حکیم صاحب نے یہ ہدایت بھی فرمائی کہ اگر اس سلسلہ میں کوئی باز پرس یا بات کرے تو میرا حوالہ دیں۔ میں انہیں جواب دوں گا۔ فریق ثانی نے محترم حکیم صاحب کا براہ راست سامنا کرنے کی بجائے مسلسل کئی ماہ تک آپ کے خلاف پولیس کارروائی کی ہر ممکن کوشش کی۔ لیکن آپ کے اصولی اور مبنی برحقیقت موقف کے باعث ان کی کوئی کوشش بھی نتیجہ خیز ثابت نہ ہوئی۔

حضرت حکیم صاحب کے دور صدارت میں شاید ہی کوئی ناجائز قبضہ کرنے میں کامیاب ہوا ہو۔

مکرم حکیم منور احمد عزیز صاحب

طباشیر کا تعارف، استعمال اور فوائد

طباشیر ایک خاص قسم کے بانس کی خشک شدہ رطوبت ہے۔ جو موسم برسات میں بانس کے اندر جوف میں پانی کی بوند داخل ہونے سے نکلتی ہے۔ یہ رطوبت جوف میں جمع ہو کر خشک ہو جاتی ہے۔ طباشیر میں 70 فی صد سیلیکٹ اور 30 فی صد چونا اور پوٹاس ہوتی ہے۔

رنگت اس کی سفید شفاف قدرے نیلگوں اور ذائقہ پھیکا، مزاج سرد خشک درجہ دوم۔ مقدار ایک سے تین ماشہ حکماء شہد سے طباشیر کی اصلاح کرتے ہیں۔

اس کی پہچان یہ ہے کہ اصلی طباشیر جو بانس سے حاصل کیا گیا ہو۔ سفید ہلکی نیلی۔ طباشیر کو لکڑی پر گھسنے سے نشان نہیں پڑتا۔ نقلی سے نشان پڑ جاتا ہے۔ اصلی طباشیر کو زبان پر رکھنے سے زبان کے ساتھ چپک جاتی ہے۔ آج کل بازار سے ملنے والی طباشیر اکثر نقلی اور کیمیکل طریقہ سے بنائی گئی ہوتی ہے۔

زیادہ مقدار میں طباشیر سرد مزاجوں کو نقصان دیتی ہے۔

فوائد

طباشیر، مفرح قلب، قابض، مسکن حرارت، سوزش معدہ، صفراوی قے، اسہال خونی، تشنگی، کھانسی، بخار، گرم خفقان، غشی، منہ کے دانوں، معدہ، جگر اور آنکھ کے گرم امراض میں مفید ہے۔ طباشیر تنفس کی نالیوں اور دل، جگر، معدہ کو تقویت اور قوت دیتی ہے۔

طباشیر کے چند آسان ٹوٹکے

(1) طباشیر کا سفوف دانتوں پر ملنا دانتوں کو مضبوط اور صاف کرتا ہے۔

(2) طباشیر کا سفوف ایک ایک ماشہ موسم گرما میں ہمراہ شربت سکنجبین تین مرتبہ یومیہ دینا خوف، دہشت، ڈر اور غم کو دور کرتا ہے۔

(3) طباشیر کوزہ مصری برابر وزن کا سفوف دو دو ماشہ ہمراہ ٹھنڈا پانی تین مرتبہ دینا گرمی کے بخار، سوزش (جلن) اور خونی بواسیر میں مفید ہے۔

(4) طباشیر کا سفوف جلے ہوئے جسم پر چھڑکنا نہایت مفید ہے۔

(5) طباشیر میں برابر وزن دانہ الائچی سبز کا سفوف بچے بڑے کے پکے ہوئے منہ میں چھڑکنا منہ چھالوں اور دانوں کو مفید ہے۔

(6) طباشیر کا سفوف ہمراہ شہد خالص بچوں کو چٹانا کھانسی کو روکتا ہے۔

(7) طباشیر کی ڈلی مٹی کھانے والے بچے کے ہاتھ میں پکڑا دیں اس سے مٹی کھانے کی عادت کو ترک کر دے گا۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم ملک محمد یوسف صاحب سیکرٹری وقف نو واہ کینٹ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 13 مئی 2012ء کو بعد نماز عصر بیت الحمود واہ کینٹ میں محترم ملک اعجاز احمد صاحب امیر جماعت واہ کینٹ کی زیر صدارت لبیب احمد واقف نو ابن مکرم مبارک انور ندیم صاحب، احسن احمد واقف نو ابن مکرم محمد ارشد صاحب، نعمان احمد واقف نو ابن مکرم محمد لقمان صاحب، اسامہ حماد واقف نو ابن مکرم ندیم احمد صاحب، محمد اسامہ واقف نو ابن مکرم حاجی نصیر احمد صاحب، سرمد شفیق واقف نو ابن مکرم مدثر شفیق احمد صاحب، اسفند شفیق واقف نو ابن مکرم مدثر شفیق احمد صاحب، خاور مصور احمد واقف نو ابن مکرم مبشر احمد طاہر صاحب، بلال احمد واقف نو ابن مکرم اعجاز احمد صاحب، محمد اسامہ ابن مکرم محمد ارشد صاحب، حارث احمد ابن مکرم محمد حیات صاحب، صالح نور ابن مکرم ملک بشیر احمد صاحب، معاذ احمد ابن مکرم سجاد احمد صاحب، معید احمد ابن مکرم شکیل احمد ناصر صاحب، نقیب الرحمان ابن مکرم ملک خالد محمود صاحب، میمون احمد ابن مکرم سلطان محمود انور صاحب اور علیم اللہ ابن مکرم امان اللہ خان صاحب کی تقریب آمین منعقد کی گئی۔ محترم محمد شبیر شاہد صاحب مربی سلسلہ واہ کینٹ نے بچوں سے قرآن کریم ناظرہ سنا۔ محترم امیر صاحب نے ان بچوں میں اسناد تقسیم کیں۔ اور دعا کروائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد تمام حاضرین کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام بچوں کو باقاعدگی سے تلاوت کرنے، اس کی تعلیمات کو سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

گمشدہ بیگ

مکرم مقصود اظہر گوندل صاحب تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 7 جون 2012ء کو نماز عصر کے وقت دفتر وقف جدید کے سامنے رکشے سے اترتے وقت ایک کالے رنگ کا بیگ رکشے میں رہ گیا ہے یا کہیں گر گیا ہے۔ جس کسی کو ملے وہ یہ بیگ خالد پی سی او سنٹر نصیر آباد پہنچا کر یا اس فون نمبر پر اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

فون نمبر 0321-7706396

سیرت حضرت ملک عطاء اللہ صاحب
گجرات کے متعلق معلومات درکار ہیں

مکرم اویس ربانی صاحب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار سیرت وسوانح حضرت ملک عطاء اللہ صاحب آف گجرات رفیق حضرت مسیح موعود کے نام سے ایک مقالہ لکھ رہا ہے۔ اس حوالہ سے گزارش ہے کہ جن احباب کے پاس اس عنوان سے متعلقہ معلومات ہوں وہ خاکسار کو اپنے رابطہ نمبر/ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔ خاکسار ان کا ازحد ممنون ہوگا اور خود ان سے رابطہ کرے گا۔

mbilal101@hotmail.com

فون نمبر:03008424328

تقریب نکاح وشادی

مکرم حافظ محمد اشرف صاحب شاکر نصیر آباد رحمان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم ناصر احمد طاہر صاحب (الیکٹریشن) سیکرٹری صنعت وتجارت نصیر آباد رحمان ربوہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ منزہ رشید صاحبہ بنت مکرم چوہدری رشید احمد صاحب مرحوم دارالرحمت وسطی ربوہ مورخہ 14 نومبر 2011ء کو محترم راجہ منیر احمد خان صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن نے مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ اسی دن رخصتی عمل میں آئی۔ اگلے روز نصیر آباد رحمان میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں محترم فرید احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ ایم ٹی اے نے دعا کروائی۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ مولائے کریم اس رشتہ کو جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے نیز مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

درخواست دعا

محترمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر شیخ عبدالماجد صاحب مرحوم علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عطیہ خون خدمت خلق ہے

درخواست دعا

مکرم رانا منظور احمد صاحب لندن تحریر کرتے ہیں۔

میری پھوپھو کا بیٹا مکرم گلریز مختار صاحب کا گلاسگو کے مقامی ہسپتال میں 15 جون 2012ء کو دل کا بائی پاس متوقع ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم امتیاز احمد صاحب نصرت آباد ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

محترمہ صدیقہ بیگم صاحبہ والدہ مکرم ماسٹر عبدالقدوس شہید صاحب شدید علیل ہیں۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل اور زیر علاج ہیں شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرمہ نصرت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ریاض حسین صاحب باجوہ بنت مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب کاہلوں آف عینو والی مورخہ 4 جون 2012ء کو 79 سال کی عمر میں جرمنی میں وفات پاگئی ہیں۔ اسی روز حضرت خلیفۃ المسیح الخامس انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب سے قبل بیت السبوح جرمنی میں نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ ان کی میت ربوہ لائی گئی۔ جہاں بیت مبارک میں بعد نماز عصر مکرم محمد الدین ناز صاحب ناظر تعلیم القرآن وقف عارضی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اشاعت نے دعا کروائی۔ آپ خدا کے فضل سے صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔ اپنے دس بہن بھائیوں میں اکیلی احمدی تھیں۔ خلافت کے ساتھ وفا اور اخلاص کا تعلق تھا۔ MTA پابندی سے دیکھتی تھیں۔ نماز بروقت ادا کرتی تھیں اور اپنے گھر پر نماز باجماعت ادا کرتی تھیں۔ انتہائی ملنسار تھیں۔ ہر ملنے والے سے محبت سے ملتیں اور کثرت سے دعائیں کرتیں۔ بہت صابرہ اور شاکرہ تھیں اپنے سوگواران میں مکرم اعجاز احمد صاحب جرمنی، مکرمہ امۃ الریاض صاحبہ اہلیہ مکرم اسجد جاوید چیمہ ربوہ، مکرمہ شائستہ طاہر صاحبہ اہلیہ مکرم طاہر محمود چیمہ صاحب آف بیلجیئم۔ مکرم شہباز احمد باجوہ صاحب آف یوکے چھوڑے ہیں۔ اپنی زندگی میں پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیوں کی نسل کو بھی اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے نیز لواحقین کو صبر جمیل اور ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

گمشدہ انگوٹھی

مکرم کاشف احمد صاحب مکان نمبر 29/5 دارالیمن غربی سعادت ربوہ تحریر کرتے ہیں مورخہ 11 جون کو بوقت 11:00 بجے گھر سے گول بازار جاتے ہوئے ایک عدد سونے کی انگوٹھی کہیں گر گئی ہے۔ جس کسی کو ملے دفتر صدر عمومی میں جمع کروادیں یا ان نمبر پر اطلاع دیں۔

0476215082-03327756036

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد ججہ صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے کراچی کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

مکرم نعیم احمد اٹھوال صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ملتان، بہاولپور اور رحیم یار خان کے اضلاع کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

مکرم خالد محمود صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع سیالکوٹ کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

نور کاجل
آنکھوں کی صحت اور خوبصورتی کیلئے
سرمہ خورشید
خارش پانی بہنا، ککرے ابتدائے موتیا اور جالا میں مفید ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون: 0476211538 فیکس: 0476212382

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
گوندل بینکویٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ایئرکنڈیشننگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258

عجائبات عالم

امریکہ کا مجسمہ آزادی

امریکہ کی آزادی اور جمہوریت کی علامت

اس وقت دنیا کا سب سے بڑا مجسمہ امریکہ کا مجسمہ آزادی (Statue of Liberty) ہے جو جزیرہ بڈلوئی میں واقع ہے۔ امریکہ نے فرانسیسیوں کی مدد سے برطانیہ کے چنگل سے 4 جولائی 1776ء کو آزادی حاصل کی تھی۔ دوستی کے پیش نظر فرانسیسیوں نے امریکیوں کو مجسمہ آزادی تحفے کے طور پر پیش کیا۔ 1776ء میں امریکہ کی آزادی کے 89 سال بعد 1865ء میں ایک فرانسیسی دانشور، سکالر اور ماہر قانون ایڈورڈ ڈاینے لی فیبوری نے امریکہ اور فرانس کی دوستی کیلئے فرانس کی طرف سے امریکہ کو ایک یادگار تحفہ دینے کا خیال پیش کیا جو دونوں ملکوں کی دوستی اور آزادی کی علامت کے طور پر ہمیشہ قائم رہے۔ یہی مجسمہ آزادی اس دانشور کے خواب کی عملی تعبیر ہے۔ مجسمہ آزادی کی تعمیر اور تخلیق کیلئے فرانسیسی عوام نے عوامی سطح پر چندہ جمع کیا۔ اسے فرانس کے مشہور مجسمہ ساز اور ایفل ٹاور کے خالق گستاف ایفل نے بنایا۔

مجسمہ آزادی ایک دیوہیکل مجسمہ ہے۔ کانسی کی پلیٹوں سے بنا ہوا یہ مجسمہ 152 فٹ بلند ہے جو نیو یارک میں لبرٹی آئی لینڈ پر تعمیر کیا گیا ہے۔ اسے نئی دنیا (امریکہ) میں داخلے کیلئے گیٹ وے کی علامت بھی سمجھا جاتا ہے۔ یہ مجسمہ 4 جولائی 1884ء کو امریکی آزادی کے 108 سال پورے ہونے پر فرانسیسی عوام کی طرف سے امریکی عوام کو تحفے کے طور پر دیا گیا تھا۔

شہر کی بندرگاہ کے رخ پر ایستادہ لکڑی کے ڈھانچے کے اوپر تانبے سے بنا یہ مجسمہ ایک ایسی عورت کی شکل ہے جس نے روایتی لباس زیب تن کر رکھا ہے جس کے سر پر سات پروں والا ایک تاج ہے۔ غلامی کی ٹوٹی زنجیریں اس کے قدموں میں پڑی ہیں۔ اس کے داہنے ہاتھ میں ایک شمع ہے جسے اس نے بلند کر رکھا ہے۔ اس کے بائیں ہاتھ میں ایک کتاب ہے جس پر اعلان آزادی کی تاریخ 4 جولائی 1776ء درج ہے۔ اسے اس دور کا سب سے اونچا سکائی سکریپر (Sky Scraper) کہا جا سکتا ہے اس کی بنیاد یا پلیٹ فارم کو بھی شامل کریں تو اس کی کل اونچائی 305 فٹ بنتی ہے۔

گستاف ایفل نے مجسمہ آزادی کیلئے جو داخلی ڈیزائن تیار کیا تھا اس نے تعمیرات کی دنیا میں چند ایسی اختراعات متعارف کرائیں جو امریکہ میں آئندہ تعمیرات کیلئے نہایت اہم ثابت ہوئیں۔ وسائل کی فراہمی میں تاخیر کے سبب بالآخر 1886ء میں 8 لاکھ ڈالر کی لاگت سے اپنی بنیاد اور پلیٹ فارم سمیت مجسمہ آزادی مکمل ہو گیا۔ اس پر خرچ ہونے والی رقم میں آدھی فرانسیسیوں نے اور آدھی امریکیوں نے جمع کی تھی۔ مجسمہ پر چڑھنے کیلئے 186 سیڑھیاں ہیں۔

خبریں

قبل از وقت ولادت ذہنی مسائل کا باعث

لندن ہر تیرہ میں سے ایک بچہ قبل از وقت پیدا ہوتا ہے۔ محققین کے مطابق وقت سے پہلے پیدا ہونے والے بچوں میں مختلف قسم کے ذہنی مسائل کے خطرات زیادہ ہوتے ہیں۔ 'دی آرکائیوز آف جنرل سائیکیٹری' میں شائع ہونے والی تحقیق کا کہنا ہے کہ دوہری شخصیت، شدید افسردگی اور دماغی خلل جیسے مسائل ان بچوں میں ہونے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔ البتہ مجموعی طور پر ان مسائل کے پیدا ہونے کے امکانات کافی کم ہیں۔ تاہم قبل از وقت پیدا ہونے والے بچوں میں ان کی شرح امکان زیادہ ہے۔

یورپی یونین ویزا فری ایریا میں بارڈر چیک پر رضامند

برسلز کی مخالفت کے باوجود یورپی یونین میں شامل ممالک غیر قانونی تارکین کی تعداد میں اضافے کی صورت میں سرحدی چیکنگ عبوری طور پر بحال کرنے پر رضامند ہو گئے۔ یورپی یونین کی پریذیڈنسی ڈنمارک کے حکام نے کہا ہے کہ 27 قومی بلاک کے حکام نے اس اقدام کی متفقہ طور پر منظوری دی۔ اس منظوری کے تحت ٹریول فری شینجن ایریا میں غیر معمولی حالات کی صورت میں ایک سال کیلئے بارڈر چیکنگ کی بحالی عمل میں آ سکتی ہے۔ یونین کی فرنٹکس ایجنسی نے کہا ہے کہ ایریا میں غیر قانونی کراسنگ میں 2011ء کے دوران 35 فیصد تک اضافہ ہوا۔ جس پر فرانس اور جرمنی نے اپریل میں شنجین ہم منصوبوں سے بڑی تبدیلی کا مطالبہ کیا تھا۔

4 کپ چائے روزانہ، ذیابیطس کے خطرے میں کمی کا پیمانہ

لندن: ذیابیطس کے خطرے کو کم کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ آپ روزانہ کم از کم 4 کپ چائے پینا شروع کر دیں، سائنس دانوں نے پورے یورپ میں چائے پینے والے کم و بیش 12 ہزار افراد کی سٹڈی کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا ہے۔ کرسچین ہرڈر نے کہا کہ ان لوگوں کا ہزاروں صحت مند افراد سے موازنہ کیا گیا جس کے بعد یہ واضح ہوا کہ کم از کم 4 کپ روزانہ چائے پینے والے لوگوں میں ذیابیطس کا خطرہ دوسروں کے مقابلے میں 16 فیصد کم ہو جاتا ہے، تاہم چائے کے یہ حفاظتی اثرات چائے زیادہ پینے والوں تک ہی محدود ہوتے ہیں۔ روزانہ ایک سے 3 کپ چائے پینے والوں کو ذیابیطس کا خطرہ کم نہیں ہوتا۔ سائنسدانوں کے مطابق خیال کیا جاتا ہے کہ چائے میں موجود اینٹی آکسیڈنٹس خلیوں کو تباہ ہونے سے بچاتے ہیں اور جسم کو گلوکوز کو جذب کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

گھر کا کھانا کھایئے۔ طویل عمر پایئے

تائیوان کے طبی ادارے نے اپنی نئی رپورٹ میں یہ راز ظاہر کیا ہے اور کہا ہے کہ گھر پر کھانے کا اہتمام کرنے والے افراد کی زندگی کا گزشتہ دس سال تک معائنہ کیا گیا جس میں معلوم ہوا کہ گھر کا کھانا کھانے والے افراد نے طویل عمر پائی۔ طبی ماہرین کے مطابق گھر پر کھانے میں بہترین اور معیاری غذائی اجزاء کا انتخاب کیا جاتا ہے جس کے باعث انسان صحت مند رہتا ہے اور بیماریوں کی لپیٹ میں بھی نہیں آتا اس لئے گھر کا کھانا کھایئے اور طویل عمر پایئے۔

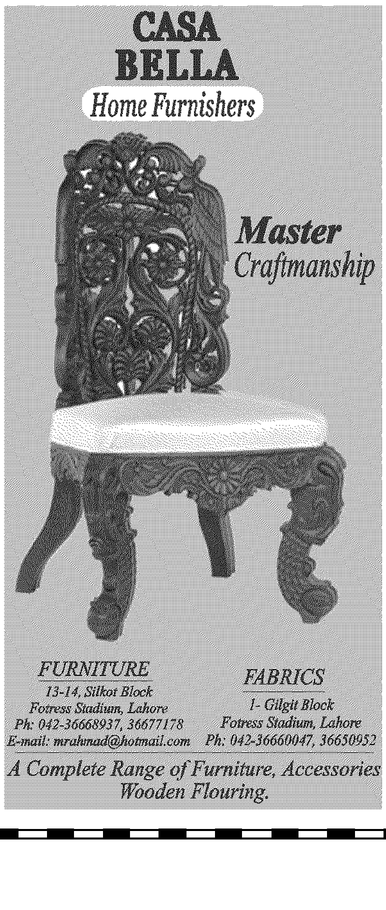

ربوہ میں طلوع وغروب 14 جون

طلوع فجر	3:32
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	7:17

حسن نکھار کریم
چہرہ کی حفاظت اور نکھار کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

جرمن وکیوریٹو ہومیو ادویات
ہر قسم کی جرمن وکیوریٹو ادویات کی وسیع ترین رینج کی خریداری کیلئے تشریف لاویں نیز سادہ گولیاں، ٹیوبز و ڈراپرز، 117 ادویات کا بریف کیس بھی دستیاب ہے
ڈاکٹر راجہ ہومیو کالج روڈ ربوہ
فون: 0476213156

الحمید ہومیو کلینک
پرانی اور نئی لیکن ضدی امراض
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم۔اے
ڈی ایچ ایم ایس پنجاب آر ایم ایم بی (پاکستان)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ
0344-7801578

Rehman Rubber Rollers
& Engineering Works
Manufacturers:
Paper, Chip Board and Tanneries Rolls
Marketing Managing Director:
Mujeeb-ur-Rehman
0345-4039635
Naveed ur Rehman
0300-4295130
Band Road Lahore.

FR-10